الہ دین کا چراغ اکیسویں صدی میں

یہ زمین کا قانون ہے کہ جس کی لاٹھی یا ڈنڈا اسی کی بھینس (الہ دین کا چراغ) اور اس حقایق سے کوئ بھی ذیشعور شخص انکار نہیں کرسکتا ۔ پرانے زمانے میں بارٹر سسٹم ہوا کرتا تھا اور جس میں چیزیں لو اور چیزیں دو کے بنیاد پر تجارت ہوتی تھی اور اس وقت بھی زمین کا یہی قانون تھا کہ جس کی لاٹھی یا ڈنڈا اسی کی بھینس اور آج بھی یہی رایج ہے اور آیندہ بھی یہی نظام رایج رہے گا ۔ اب نوٹ کم ہی چھاپے جاتے ہیں اور ڈنڈے کے ذریع لکھ دیا جاتا ہے کہ اب میرے پاس اتنے خزانے ہیں ۔

چور و ڈاکو اور ظالم حکمرانوں کی نظر بھی ہمیشہ سے خزانوں پر ہی رہی ہے ۔ خزانے خواہ پیسے یا ہیرے و جواہیرات ہوں یا زمین و آسمان کے کوئ اور خزانے ۔ چور و ڈاکووں کی نظر بڑی تیز ہوتی ہے اور وہ کوئ نہ کوئ جواز بنا کر معصوم عوام کو لوٹ رہے ہوتے ہیں ۔ کہیں تو یہ زور کے ذریع قابض ہو جاتے ہیں تو کہیں یہ دنیا کو دیکھا نے کے لئے کوئ جواز پیدا کردیتے ہیں اور کہیں لوگوں کو انکے عقاید سے منگھرٹ قصے کہانیوں کے ذریع جواز پیدا کردیتے ہیں تاکہ کسی قوم کو کمزور کرکے آسانی سے لوٹا جاسکے ۔ آج کے نام نہاد مسلمانوں کا بھی یہی حال ہے کہ انھیں منگھرٹ قصے کہانیوں کے ذریع قرآن سے کوسوں دور کیا جا چکا ہے اور انھیں فرقوں میں بانٹا جا چکا ہے ۔

قرآن فہمی کو عام کیا جاۓ اور سنی سناۓ باتوں سے مکمل پرہیز کیا جاۓ ۔ تمام محدثین فارس کے رہنے والے تھے جنھوں نے انتہائ مہارت سے ایک خفیہ سازش کے ذریع مسلمانوں کو قرآن سے دور کردیا ہے ۔ قرآنی پیغامات کو دوسروں تک ضرور پہنچایں ۔ حسن قرت نہیں بالکہ حسن تدبر کو اور قرآنی عربی زبان کو فروغ دیں اور ثوابدارین حاصل کریں، شکریہ ۔

Irshad Mahmood http://www.global-right-path.com